Surah Maryam

Lesson # 154 (1-15)

Root Words

- ذکر ← اللہ کا ذکر (یاد دہانی)
  ← قرآن - نماز
- زکریا ← مشہور پیغمبر کا نام ← زکریا (اللہ تعالیٰ کا بہت زیادہ ذکر کرنے والے تھے)
  لیے ذ-ک-ر
- نداءً ← ن-د-ی ← پکارنے کیلئے
- خفیا ← خ-ف-ی ← دبی - (کم) ، چھپکے چھپکے پکارنا
- وھن ← و-ھ-ن ← سستی کرنا - کمزوری کیلئے ⇐ معنوی اور مادی دونوں لحاظ سے
  [مکڑی کا کمزور گھر (وھن البیوت)]
- واشتعل ← ش-ع-ل ← شعلہ بھڑک اٹھنا - بڑھاپے سے سر سفید ہونا
- الرأس ← ر-ء-س ← سر کو - جڑ کو
- شیبا ← ش-ی-ب ← بوڑھا ← شقو / شقی
- شقیا ← ش-ق-ق ← پھٹنا - سوراخ ہونا ، نامراد ہونا ، بدبخت
- الموالی ← و-ل-ی ← عزیز و اقارب - بھائی بند
- وراءی ← و-ر-ء ← زوال / افراد ، آگے پیچھے / اوپر / نیچے
- عاقرا ← ع-ق-ر ← * وہ عورت جو بڑھاپے کی وجہ سے اولاد پیدا کرنے کی صلاحیت سے محروم ہو
  * وہ عورت جو شروع سے ہی بانجھ ہو (لکڑی / عورت سوکھ جاتی ہے)
  * کاٹنے کیلئے
- عتیا ← ع-ت-ی ← تھکنا - عاجز آنا - لاعلاج مرض
  . بڑھاپے کا آخری درجہ
  ← ع-ت-و ← کسی شے کا حد سے متجاوز کر جانا / سرکشی
- ھین ← ھ-و-ن ← آسان - ذرا سی بات
- سویا ← س-و-ی ← مرض اور عیب دونوں سے بری / برابر

* مفسرین = لیال ← دن اور رات دونوں کو کہتے ہیں دونوں کا مجموعہ ہے۔

• محراب ← ح - ر - ب ← لڑائی - عبادت گاہ (عام لڑائیاں ← انسان دشمن سے لڑائی کرتا ہے عبادت میں انسان کا دشمن شیطان ہے تو وہ اُس سے لڑائی کرتا ہے اور عبادت کرتا ہے)

• بکرۃ ← ب - ک - ر ← کل صبح - صبح کا وقت
بِکر ← کنوارا / کنواری (جوانی کی ابتدا)

• عشیا ← ع - ش - و ← شام کیلئے استعمال ہوتا ہے

• صبیا ← ص - ب - و ← جھکنے کیلئے - بچے کیلئے (جو بچپن کی عمر میں ہو)

★ قرآن میں بچے کیلئے پانچ لفظ آئے ہیں:

① اَجِنَّۃٌ
② وَلِیدٌ ← بہت چھوٹا سا بچہ
مولود
وَلَدٌ
(same R.W)

③ طِفلٌ ← ~~ایسی عورت~~ جو ایسا بچہ جو نرم و نازک ہو۔ بھرپور جوانی کو نہ پہنچا ہو

④ غُلام ← وہ بچہ جس میں جنسی خواہشات بیدار ہو چکی ہو
⑤ صبیا

• حنانا ← ح - ن - ن ← [R.W رباعی] کسی چیز کی طرف مشفقانہ طور پر کھینچ آنا۔ ایسی رحمت اور شفقت جیسی ماں کو بچے سے ہوتی ہے

Tafseer

• مکی سورت • 6 رکوع • 98 آیات

• نام ← آیت : 16 سے لیا گیا ہے

• پورے قرآن میں مریمؑ کے علاوہ کسی عورت کا نام نہیں آیا (فتح البیان)

• ان کا نام قرآن میں غالباً 30 دفعہ دہرایا گیا ہے

• سورۃ مریم اور کہف کی حیثیت مُثنّی کی ہے (یا ہم جڑواں)
(واقعات قریبا عجیبا بیان کیے گئے ہے)

• سورۃ مریم کا زمانہ نزول ہجرت حبشہ سے پہلے کا ہے۔

روایات

* مہاجرین ہجرت کر کے نجاشی کے دربار میں حاضر ہوئے۔ جعفر بن ابی طالبؓ نے نجاشی کے کہنے پر سورہ مریم کی ابتدائی آیات سنائی۔ اور نجاشی روئے یہاں تک کہ داڑھی بھیگ گئی۔ کہا یہ اور جو عیسیٰ قرآن لیکر آئے وہ ایک ہی ہے۔

• بلال بن حبشیؓ • عامر بن فہیرہؓ • اُم عبیسؓ
• زونیرہؓ • عمار بن یاسرؓ اور ان کے والدین
• ان سب کو تو مار مار کر ادھ موا کر دیا۔
• ان کو مکہ کی تپتی ~~رات~~ ریت میں لٹا کر بھاری پتھر ان کے سینوں پر رکھ دی جاتی۔

مکہ کی مشکلات جو مسلمانوں نے face کی اسلام کے آنے سے پہلے

• مشقت کرنے والوں سے محنت لی جاتی لیکن معاوضہ نہیں دیا جاتا تھا۔

* حضرت خباب بن ارت ان کی روایت موجود ہے (صحیحین)
بخاری اور مسلم.

مکہ میں لوہار کا کام کرتا تھا۔ مجھ سے عاص بن وائل نے کام لیا جب میں اس سے اجرت لینے گیا۔ اس نے کہا میں اجرت تب تک نہ دوں گا جب تک تو محمدؐ کو ماننے سے انکار نہ کر دیں۔ (اسی زمانے کا حال ہے جب سورۃ مریم نازل ہوئی)

*2 حضرت خباب اسی زمانے کا حال بیان کرتے ہے.
ایک دن آپؐ کعبے میں تشریف رکھتے تھے۔ میں ان کی خدمت میں عرض ہو کر کہا. یا رسول اللہؐ اب ظلم

کی جرأت ہو گئی۔ آپ ﷺ اللہ سے دعا کیوں نہیں کرتے۔ یہ سن کر آپ ﷺ
کا چہرہ تمتما اٹھا۔ فرمایا تم سے پہلے جو اہل ایمان تھے
اُن پر اس سے زیادہ مظالم ہو چکے ہیں۔ ان کی ہڈیوں
پر لوہے کی کنگھیاں چلائی جاتی تھیں۔ ان کی سروں پر
رکھ کر آرے چلائے جاتے تھے۔ پھر بھی وہ اپنے دین سے نہیں پھرتے
تھے۔ یقین جانو اللہ اس کام کو پورا کر کے رہے گا۔ یہاں
تک ایک آدمی صنعا سے حضرموت تک سفر کرے گا اور
اللہ کے سوا اُس کو کسی کا خوف نہ ہوگا۔ لیکن تم لوگ
جلد بازی کرتے ہو۔

(بخاری کی روایت)

• جب مکہ کے حالات زیادہ کشیدہ ہو گئے۔ تو آپ ﷺ نے مسلمانوں
کو حبشہ جانے کی طرف اشارہ کیا۔

★ پہلی ہجرت حبشہ
11 مرد۔ 4 عورتیں

★ چند مہینوں بعد دوسری ہجرت کی
83 مرد۔ 11 عورتیں۔ 7 غیر قریشی مسلمان

[اس وقت رسول اللہ ﷺ کے ساتھ صرف 40 آدمی رہ گئے]

(یہی وہ دن تھے جب قریش کے سردار سر جوڑ کر بیٹھے
کہ کیسے مسلمانوں کو دین سے ہٹایا جائے، جو ہجرت
کر گئے اُن کو بلایا کیسے جائے، مکہ کا وفد۔۔۔ پھر جعفر
بن ابی طالب کی تلاوت) ← مکہ کے سرداروں کی چال ناکام
اور نجاشی اور آزادی سے مسلمانوں کو اپنے دینی کام کرنے
کی اجازت دیتا ہے۔

• پہلے 2 رکوع ← حضرت یحییٰ اور عیسیٰؑ کا قصہ

• 3 رکوع ← زمانے کے حالات کی مناسبت سے ابراہیمؑ کا
قصہ سنایا گیا (مکہ کے مسلمان بھی اسی طرح
آزمائش میں ہے جس طرح ابراہیمؑ نے اپنے گھر والوں اور علاقے کے لوگوں
کی آزمائش کو سہا تھا)

[مکہ کے مسلمانوں کو بشارت دی گئی جس طرح تم لوگ ہجرت کر کے گئے اسی طرح ابراہیمؑ کو بھی جانا پڑا اپنے گھر سے۔]

۰ ۴ رکوع ← دوسرے انبیاء کا ذکر کیا گیا ہے دوسری امتوں میں بگاڑ کیوں آیا؟

۰ 5-6 رکوع ← کفار مکہ کی گمراہیوں پر سخت تنقید کی گئی ہے

سورۃ کہف اور مریم

← صبر، استقامت اور انبیاء کا راستہ اختیار کرنے کی تلقین کرتی ہے۔

(1) حروف مقطعات۔ آیات متشابہات میں سے ہے اس کا علم اللہ رب العزت کو ہے۔ بندوں کیلئے اس کی جستجو اور تفتیش بھی ٹھیک نہیں ہے۔

(2)

ذکر ہے رحمت کا تیرے رب کی جو اس نے اپنے بندے حضرت زکریاؑ پر کی تھی۔ یہ اللہ کے جلیل القدر پیغمبر تھے۔ اور ہارونؑ کے خاندان میں سے تھے۔ اور بنی اسرائیل کے پیغمبر تھے۔ بڑھئی ان کا پیشہ تھا۔ اور یہی ذریعہ معاش تھا۔

* حضرت زکریاؑ بڑھئی کا کام کرتے تھے (صحیح مسلم)

۰ اللہ تعالیٰ اپنے بندے زکریاؑ پر خاص فضل کا ذکر کرتے جو حضرت یحییٰؑ کے والد تھے

۰ صحیح بخاری (پیشے کے اعتبار سے بڑھئی تھے اور اپنے ہاتھ سے کما کر کھاتے تھے)

۰ [مریم ۱۲ — ادریسؑ] تمام نبیوں کا ذکر (ذکر سے مراد ہے)

* عبدہ ← زکریاؑ کی خصوصیت پر دلالت کرتا ہے
اللہ اپنا بندہ کہہ کر مخاطب کر رہا ہے (اعزاز کی بات)

رب ← ① آقا/مالک
② نگہداشت کرنے والا
③ منتظم / حاکم

اللہ رب العزت اپنے بندے کو ذرے سے کمال تک پہنچاتا ہے۔ اس کی تمام ضروریات پوری کرتا ہے۔ نبی کے بارے میں بھی یہ ہے۔

③

یہ رحمت اللہ تعالیٰ نے کب کی؟ جب اُس نے اپنے رب کو چپکے چپکے پکارا۔ زکریاؑ اپنے رب کو پکارتے ہیں۔ زکریاؑ نے اپنے رب سے محبت اور تعلق رکھتے تھے۔

آل عمران (مریم کی والدہ کو مریم جیسی اولاد دے نوازا۔ یہ مریم کی والدہ نے دعا کی تھی۔ زکریاؑ نے ان کی کفالت کی۔۔ ھنالک دعا زکریا ربہ۔۔۔) آیت

37-38 ← [قال رب ھب لی من لدنک ذریۃ طیبۃ۔ انک سمیع الدعاء۔]

مفہوم [مریم تیرے پاس رزق کہاں سے آتا ہے۔ کہا رب سے آتا ہے۔ پھر زکریاؑ نے اولاد کی دعا کی۔۔۔]

دعا کا آہستہ اور خفیہ کرنا افضل ہے۔

* حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے:
آپ ﷺ نے فرمایا: [بہترین ذکر خفی ہے۔ اور بہترین رزق وہ ہے جو کافی ہو جائے]
[ان خیر الذکر خفی۔۔۔]

• دعا راز و نیاز میں کرنا بہترین ہے۔ اور یہ بہترین قبول سفارش بھی ہے۔

• جب آہستہ دعا کرتے ہے تو اس میں ریا نہیں ہوتی۔

* جب زکریاؑ نے دعا مانگی تو رات کے آخری پہر میں مانگی۔ تہجد کے وقت مانگی۔

وھن ← حسی اور معنی طور پر۔

(4)

کہا میری ہڈیاں تک گھل گئی ہیں۔ زکریاؑ بہت بوڑھے ہو چکے تھے۔ 110 سال عمر تھی اُس وقت۔ بڑھاپے کے آخری درجے میں داخل ہو گئے تھے۔ اور سفید بالوں والا میں ہو گیا ہوں۔ ہڈیاں کمزور ہو گئی ہیں تو اثر بدن پر بھی ہوتا ہے۔ بالوں کی سفیدی آگ کی روشنی سے تشبیہ دیکر بوڑھے سر کی کمزوری کا ظاہر کیا ہے۔

• پہاڑوں پر جب برف (سفیدی) آجاتی ہے تو کچھ بھی نظر نہیں آتا۔

* مفسرین ← زکریاؑ نے اپنے بڑھاپے کو سفارش کے طور پر پیش کیا ہے۔

• اللہ کی رحمت تاکہ جوش آئے۔ اس لیے سفارش کے طور پر بڑھاپے کو بتا رہے ہیں۔

• پھر کہا جب بھی میں نے تجھے (اللہ) پکارا میں کبھی محروم نہ رہا۔ پہلے بھی کبھی تجھ سے نامراد نہ ہوا۔ تو اب کیسے ہو سکتا ہے۔ بڑی امید اس انداز میں زکریاؑ اللہ کو لگاتا ہے۔

ایک اور مطلب ← اے میرے رب تو نے مجھے کسی کام کیلئے پکارا میں ہمیشہ بجا لا رہا ہوں۔ میں کبھی بھی بد بخت ثابت نہ ہوا۔ میں تیرا کام ہمیشہ کرتا رہا ہوں۔

(5)

اپنے پیچھے مجھے اپنے رشتہ داروں کا خوف ہے۔ حضرت زکریاؑ کے رشتہ داروں کو دیکھ کر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ وہ اچھے لوگ نہیں ہیں۔ زکریاؑ کو فکر ہے میرے بعد دینی روایات کو کون زندہ رکھے گا؟ کوئی تو ہو جو میرے اور یعقوبؑ کی دینی روایات کو زندہ رکھے۔

• اب یہ بھی فکر تھی کہ میری بیوی بانجھ ہے
← بڑھاپے سے بانجھ ہے
← خواتین سے ہی بانجھ

کیا تو مجھے اپنے خاص فضل سے وارث دے دیں۔ زکریاؑ اپنی رحمت کے در کو کھٹکھٹا رہے ہے۔ اُن کو صرف اپنی دینی روایات کی فکر تھی۔

(6)

اُن کو زمین، جائیداد، پیسوں کی فکر نہیں تھی۔ صرف دین کی فکر تھی۔ اسی وجہ سے اولاد مانگ رہے تھے۔
انہیں صرف اپنی ذات کا وارث مطلوب نہیں تھا۔ بلکہ یعقوبؑ کی بھی دینی روایات کا وارث مطلوب تھا۔ اُن (یعقوبؑ) کی بھی میراث (دینی روایات) کا وارث مطلوب تھا۔

★ رسول اللہ ﷺ نے ایک موقع پر فرمایا:
"علماء حضرات ہی انبیاء کے وارث ہوتے ہیں" (بخاری)

• مسند احمد اور ترمذی کی روایات
بے شک علماء وارث ہے انبیاء کے۔ بے شک انبیاء دینار اور درہم کی وراثت نہیں چھوڑتے۔ بلکہ ان کی وراثت علم ہوتا ہے۔ جس نے علم حاصل کر لیا اُس نے بڑی دولت حاصل کر لی۔

← زکریاؑ (جلیل القدر پیغمبر) اُن کو فکر تھی میرے بعد اللہ کے دین کو کون لیکر چلے گا۔
یرثنی ویرث من آل یعقوب (دلالت)
↳ مراد علمی وراثت / دینی روایات مراد ہے۔
اور اس وارث کو پسندیدہ انسان بنانا۔

رضیا ← صفت مشبہ | دو حالوں میں اسم الافاعل سے مشبہ ہوتی ہے

صفت مشبہ فاعل کا دوسرا نام ہے
فاعل و فعیل کے وزن پر جو اسم صفت آتی ہے اکثر الفاظ یا صفتی فعیل اسمائے فاعل ہوتے ہیں۔
• اسم جو فاعل ہوتی ہے اس میں صفت وقتی طور پر پائی جاتی ہے
(کارکن) ← وقتی طور پر موجود ہے۔

CamScanner

• فعیل ← کریم رحم کی صفت پہلے سے موجود تھی۔

سامع } سمیع
اسم الفاعل } صفت مشبہ
پہلے نہیں سن رہا تھا } ہمیشہ اور ہر وقت سننے والا
کسی خاص وقت میں سنا

Similarly ← عالم | علیم
حافظ | حفیظ

* وارث کیلئے دعا کرنا انبیاء نے بھی مانگی ہے۔ تو وارث کیلئے دعا کرنا غلط نہیں ہے۔ ولی کی دعا زکریاؑ نے مانگی ہے۔
• اسی طرح بیٹیاں بھی رحمت ہوتی ہیں۔
• عام لوگ جائیداد کیلئے ولی مانگتے ہیں۔
• اصل وراثت تو علم / دین ہوتا ہے۔ روح کی غذا ہے۔

(7)

اللہ رب العزت زکریاؑ کو جواب دیتے ہیں:

اے زکریا ہم تمہیں ایک لڑکے ~~کی~~ کی خوشخبری دیتے ہیں۔ اس کا نام یحییٰ ہوگا۔ [اللہ کی محبت کا انداز۔ بیٹے کی خوشخبری دے دی۔ نام بھی تجویز کر دیا]
• ایسا نام / انوکھا نام جو پہلے کسی نے نہیں رکھا۔
• یحییٰ ← دعائیہ نام ہے۔ اللہ کرے تا دیر زندہ رہے
• عائشہ ← عائش / عائشہ۔ عیش کرتی رہو۔ عیش میں رہنے والی۔
(بے معنی نام نہ رکھا جائے۔ خاص صفات۔ پیغمبروں اور صحابہ کے نام پر رکھا جائے۔ نام کے اثرات انسان کی شخصیت پر ہوتے ہیں۔)

سمیا ← اس سے پہلے خاندان میں اس نام کا کوئی نہ تھا۔
مثل اور مشابہ

* حضرت یحییٰؑ صفات کے اعتبار سے بے مثل تھے۔ اُن کا کوئی ثانی نہ تھا۔

(8)

میرے ہاں لڑکا کیسے پیدا ہوگا۔ میری بیوی تو بانجھ ہے۔

ع-ت-و

میرے بڑھاپے کا یہ حال ہے کہ میں سوکھ چکا ہے۔ میری عمر اتنی ہو گئی ہے کہ اولاد نہیں ہو سکتی۔

ع-ی-ی ← تھک گیا ہو، عاجز آ گیا ہو۔

* جب بڑھاپے میں اولاد کی دعا مانگی تب حیرت نہیں ہوئی۔ لیکن جب اللہ رب العزت نے خوشخبری دی تو حیران ہوئے۔ تو یہ کیوں لذت کیلئے۔ اچھا یہ کیسے؟

Enjoy

(9)

تمہارے رب کا یہ فیصلہ ہے ایسا ہی ہوگا۔

کذلک ← ایک جملہ میں بات سمیٹ دی۔

تمہارے رب نے فرمایا میرے لیے یہ بات بہت آسان ہے۔ اس سے پہلے میں تجھے پیدا کر چکا ہوں جب تو کچھ نہیں تھا۔

اللہ رب العزت اپنی قدرت کاملہ کا حوالہ دیتے ہیں۔

(1) خلقتک ← حضرت آدمؑ مراد ہے۔ جب آدمؑ کو پیدا کیا تو کچھ بھی موجود نہیں تھا۔

(2) مفسرین کی ایک اور رائے

خلقتک سے "ک" کی ضمیر زکریاؑ کی طرف اشارہ کرتی ہے۔

دونوں ہی مراد ہو سکتی ہیں۔

• یہ دونوں ہی اللہ کی قدرت کاملہ ہے۔

* بوڑھی اور بانجھ ماں سے بچہ پیدا کرنا اللہ رب العزت کیلئے آسان ہے۔

CS CamScanner

آل عمران: 40

[قال رب انی یکون لی ----]

بڑھاپے کا ذکر پہلے ہے اور بیوی کے بانجھ ہونے کا بعد میں

(15)

حضرت زکریاؑ نے اس وقت اللہ رب العزت سے کہا میرے لیے کوئی نشانی مقرر کر۔ نشانی کیوں پوچھی؟

ان کی خوشی کی حد ہے کہ وہ جاننا چاہتے ہیں اپنے اطمینان قلب کیلئے کہ جونہی حمل ٹھہرے اور جونہی یہ ابتداء ہو تو مجھے پتا چل جائے۔ اس لیے وہ اللہ تعالیٰ سے بشارت کی نشانی مانگتے ہیں۔

• اللہ ← تیری نشانی یہ ہے کہ تو لوگوں سے کلام نہیں کر سکے گا مسلسل 3 رات۔

لیال ← المریم میں۔

* [آل عمران: 41]

قال رب اجعل ---- ثلثۃ ایام

(3 دن اور راتیں کلام نہیں کر سکے گے)

سویا ← ① لگاتار مسلسل ← (لگاتار 3 دن اور راتیں)

② صحیح سالم تندرست ہے جب وہ 3 دن تک بات نہیں کر سکے گے تو مطلب یہ نہیں کہ ان کو کوئی بیماری ہے۔ وہ تندرست رہے گے

زبان اور جسم صحیح سالم ہوگا۔ لیکن 3 دن تک بات نہیں کر سکے گے

اللہ تعالیٰ کا احسان یہ تھا کہ انہوں نے دعا مانگی تو فوراً نشانی عطا کر دی گئی۔

* آل عمران

[واذکر رب ----]

جب تم بات نہیں کر سکو گے تو اللہ کا ذکر کرنا۔

وحی ← اشارہ کرنا۔ دل میں بات کرنا۔

(11)

حضرت زکریا عبادت گاہ میں جا کر اللہ کی عبادت کیا کرتے تھے۔ وہ محراب سے نکل کر اپنی قوم کے پاس آئے۔ ان کو اشارہ کرتے ہے۔ کہ تم تسبیح کرو صبح و شام۔
جب ان کو یہ بات سمجھ آگئی کہ حمل ٹھہر گیا ہے۔ تو قوم کے پاس آئے اور استغفار اور تسبیح کا کہا۔ اس سے پتا چلتا ہے کہ ان کے پاس قدرت کا راز ہے۔ جو وہ خاموش ہے۔ آواز بند ہے۔ قوم کے لوگ صبح وقت کا انتظار کریں جب اصل بات سامنے آئے۔ تب تک اللہ کے ذکر میں مشغول رہے۔

عمل کا اصول

جب اللہ کسی کو بھی نعمتوں سے نوازیں۔ تو وہ اپنے افراد گرد والوں کو بھی اللہ کی تسبیح میں شامل کرلیں۔
[آیت: 39] وہ نماز پڑھ رہے تھے جب ان کو اولاد کی بشارت دی گئی۔ • بچے کی 4 صفات بتائی۔

- صبح کا وقت → بکرۃ
- عصر سے شام تک کا وقت → عشیا

(12)

اے یحییٰ! تھام لے کتاب کو قوت کے ساتھ۔ کتاب الٰہی کو آپ قوت کے ساتھ تھام لیں۔
گویا کہ وہ اب سن رشد کو پہنچ گئے ہے تو اب ان کا mission بتایا جا رہا ہے۔ کہ آپ تورات پر مضبوطی سے قائم رہے اور بنی اسرائیل کو اس پر قائم رکھنے کی کوشش کریں۔
حق اور باطل کی جو قوت و صلاحیت آپ کو ملی ہے وہ دوسروں کو بھی بتائے۔

کتاب ← تورات

سن رشد ← 40 سال کی عمر میں پختہ ہوتی ہے۔

* لیکن ان کو اللہ تعالیٰ نے بچپن میں ہی سن رشد کی صلاحیت سے نوازا۔

یحییٰؑ ← 3 سال کی عمر میں تورات پڑھ لی۔
• بعض روایات 7 سال کی عمر میں۔

یحییٰؑ ← عیسیٰؑ سے 6 مہینے بڑے تھے۔
• 30 سال کی عمر میں نبوت ملی۔
• اردن کے مشرق میں دعوت اللہ کا کام کیا شروع۔
• اونٹ کے بالوں کی پوشاک پہنتے۔
• جنگلی شہد اور ٹڈیاں بھی خوراک یحییٰؑ کی
جس کے پاس کھانا ہو وہ بانٹ دیں۔

* مزاج اور سیرت
• بچے کھیلنے کیلئے پکارتے تو کہتے ہم کھیلنے کیلئے پیدا نہیں ہوئے۔
ان کا دل کھیل میں نہیں لگتا تھا۔
• ان کو چھوٹی عمر میں حکم سے نوازا۔
• چھوٹی عمر سے نیکیوں کو رواج دینا چاہیئے۔ بچوں کو چھوٹا
چھوٹا نہیں سمجھنا چاہیئے۔ (اصول)
← لرننگ جب شروع ہونا شروع ہوتا ہے تو پتا نہیں چلتا۔
جب ختم ہو جاتا ہے تو پتا چلتا ہے۔ تو بچپن کا اثر بڑی
عمر میں آتا ہے۔ بچپن میں تو خیر اگر نیکیوں میں رچ بس
جائے تو بڑی عمر اسی راستے میں گزرتی ہے۔

(13)

شفقت مہربانی کا جذبہ ہے یہ بچپن کا وصف تھا۔
آپؐ بہت نرم تھے۔ طائف والوں کے ساتھ نرمی اختیار کی۔
یحییٰؑ بہت رحیم اور شفیق تھے۔ لوگوں سے محبت کرتے تھے
یہ اللہ تعالیٰ نے ان کو نوازا تھا۔
• ہمیں بھی اللہ سے حنان کی صفت اپنے لیے مانگنی چاہیئے
(ماں کی ممتا)
بچے کیلئے

پاکیزگی ← ظاہری اور باطنی پاکیزگی
حنان اگر اندرونی کیفیت ہے تو زکوٰۃ سیرت و کردار میں نظر آتی ہے۔
حنان ← باطنی (اندرونی)
زکوٰۃ ← بیرونی
بعض کہتے ہے۔
کہ زکوٰۃ باطنی ہے اور تقویٰ بیرونی ہے۔
• یہاں متقی کہہ کر اللہ رب العزت نے یحییٰ کی تعریف کی ہے۔
← متقی شخص اللہ کا ڈرنے والا ہوتا ہے۔
(14)
وہ اپنے والدین کے حقوق ادا کرنے والا تھا۔
وہ نافرمان نہیں تھا۔ کبھی بھی یحییٰ نے اپنے والدین کے سامنے اکڑ نہیں دکھائی تھی۔ وہ ہر چیز میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنے والدین کے محتاج بھی تھے۔ وہ اپنے رب کے نافرمان نہیں تھے۔ وہ بہت اچھے انسان تھے۔ وہ گناہ گار اور سرکش نہیں تھے۔
* عام طور پر بچے یہ سمجھتے ہیں کہ والدین اگر غلط ہے تو حقوق پورا نہیں کرتے والدین کا۔ والدین کے حقوق میں اعتدال رکھنا۔ باہر کا کام کرنا volunteer کرنا لیکن گھر میں والدین کو ضرورت ہے تو وہ پوری نہیں کرنا۔
(15)
حضرت یحییٰ پر سلامتی کی خبر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اُن پر سلامتی اور خیر کا تحفہ بھیجا ہے۔
* تین موقعے / تین جگہیں
(1) جب انسان پیدا ہوتا ہے [خوبی انسان ماں کے پیٹ سے باہر آتا ہے اندر تو وہ سکون میں ہے لیکن جب یہ باہر آتا ہے تو شیطان چھونے لگتا ہے۔ لیکن یحییٰ اس سے محفوظ رہے]

(2) وفات پانے [یعنی موت اور قبر کے فتنوں سے محفوظ ہے]

(3) دوبارہ زندہ کرنا (یعنی کیلئے سلامتی ہے)

عام انسان ان تینوں موقعوں پر گھبراہٹ اور پریشانی میں ہے۔ لیکن یحییٰ کیلئے خوشخبری ہے کہ ان کیلئے یہ (3) مراحل مبارک اور سلامتی کے ہونگے۔ اللہ نے ان کیلئے کوئی آزمائش اور پریشانی نہیں رکھی۔

* بعض لوگ اس سے یہ سمجھتے ہیں
یوم ولادت / یوم عید میلاد النبی منانا۔
اگر کوئی یوم ولادت منائے تو وہ فوت ہونے کی خوشی منائے تو خود ہی ایک بات دوسری بات سے رد ہوجاتی ہے۔

* اصل متقی وہ ہوتا ہے جو حقوق اللہ کے ساتھ حقوق العباد کریں، خاص طور پر والدین کے حقوق۔ تو ایسے شخص کی پیدائش، وفات اور آخرت سلامتی ہوتی ہے۔